درس تفسیر

ترجمہ : آسان ترجمہ قرآن از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر : بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر : معارف القرآن از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر میں اردو ترجمہ: شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بفیضِ : محبوب العلماء و صلحاء حضرت شیخ مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی دامت برکاتہم

مدرس : حضرت شیخ مولانا سید کاشف کریم نقشبندی مجددی دامت برکاتہم

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

www.rememberallah.org

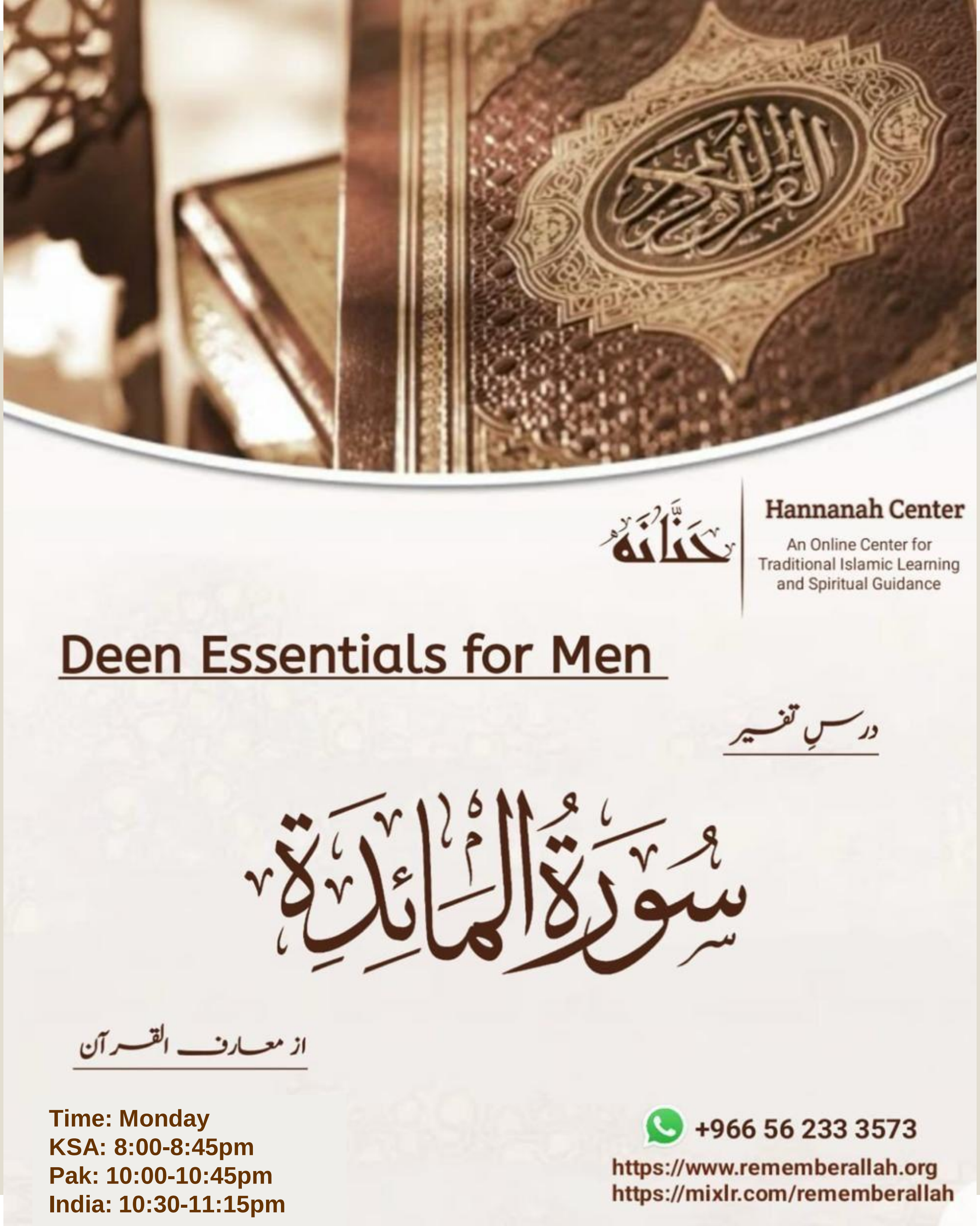
حَنّانَہ
Hannanah Center
An Online Center for
Traditional Islamic Learning
and Spiritual Guidance
Deen Essentials for Men
درسِ تفسیر
سُورَةُ المَائِدَةِ
از معارف القرآن
Time: Monday
KSA: 8:00-8:45pm
Pak: 10:00-10:45pm
India: 10:30-11:15pm
+966 56 233 3573
https://www.rememberallah.org
https://mixlr.com/rememberallah

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورة المائدہ

القرآن - سورة نمبر 5 سورة المائدہ آیت نمبر 27-32

الحمد لله وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿27﴾

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِیَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿28﴾

اِنِّیْۤ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿29﴾

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿30﴾

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ اَخِیْ فَاَصْبَحَ مِنَ
النّٰدِمِيْنَ ﴿31﴾

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَ مَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ
جَمِيْعًا وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿32﴾

صدق الله العظيم وصدق رسوله الكريم

سبحان ربك رب العزة عما يصفون . وسلام على المرسلين . والحمد لله رب العالمين

اللهم صل على سيدنا محمد وعلى ال سيدنا محمد وبارك وسلم

اللهم أرنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه، وأرنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه ربنا زدنا علما

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 27-32

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف ومسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 27-32

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 27

وَ اتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ ابۡنَیۡ اٰدَمَ بِالۡحَقِّ ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ اَحَدِہِمَا وَ لَمۡ یُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقۡتُلَنَّکَ ؕ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ

وَاتْلُ : اور سنا عَلَيْهِمْ : انہیں نَبَاَ : خبر ابْنَيْ اٰدَمَ : آدم کے دو بیٹے بِالْحَقِّ : احوال واقعی اِذْ قَرَّبَا : جب دونوں نے پیش کی قُرْبَانًا : کچھ نیاز فَتُقُبِّلَ : تو قبول کرلی گئی مِنْ : سے اَحَدِهِمَا : ان میں سے ایک وَلَمْ يُتَقَبَّلْ : اور نہ قبول کی گئی مِنَ الْاٰخَرِ : دوسرے سے قَالَ : اس نے کہا لَاَقْتُلَنَّكَ : میں ضرور تجھے مار ڈالونگا قَالَ : اس نے کہا اِنَّمَا : بیشک صرف يَتَقَبَّلُ : قبول کرتا ہے اللّٰهُ : اللہ مِنَ : سے الْمُتَّقِيْنَ : پرہیزگار (جمع)

اور (اے پیغمبر) ان کے سامنے آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سناؤ۔ جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تھی، اور ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہوگئی، اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔ (22) اس (دوسرے نے پہلے سے) کہا کہ : میں تجھے قتل کر ڈالوں گا۔ پہلے نے کہا کہ اللہ تو ان لوگوں سے (قربانی) قبول کرتا ہے جو متقی ہوں۔

22 : پیچھے بنی اسرائیل کی اس نافرمانی کا ذکر تھا کہ جہاد کا حکم آجانے کے باوجود اس سے جان چراتے رہے، اب بتانا یہ مقصود ہے کہ ایک بامقصد جہاد میں کسی کی جان لینا تو نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے ؛ لیکن ناحق کسی کو قتل کرنا بڑا زبردست گناہ ہے، بنی اسرائیل نے جہاد سے تو جان چرائی ؛ لیکن بہت سے بےگناہوں کو قتل کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کیا، اس سلسلے میں وہ واقعہ بیان کیا جارہا ہے جو اس دنیا میں سب سے پہلے قتل کی واردات پر مشتمل ہے، اس واقعے میں قرآن کریم نے تو صرف اتنا بتایا ہے کہ آدمؑ کے دو بیٹوں نے کچھ قربانی پیش کی تھی ایک کی قربانی قبول ہوئی دوسرے کی نہ ہوئی اس پر دوسرے کو غصہ آگیا اور اس نے اپنے بھائی کو قتل کرڈالا ؛ لیکن اس قربانی کا کیا پس منظر تھا قرآن کریم نے اس کی تفصیل نہیں بتائی، البتہ مفسرین نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور کچھ دوسرے صحابہ کرام کے حوالے سے ایک واقعہ تفصیل سے بیان کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت آدمؑ کے دو بیٹے تھے جن میں سے ایک کا نام قابیل تھا اور ایک کا ہابیل، اس وقت چونکہ دنیا کی آبادی صرف حضرت آدمؑ کی اولاد پر مشتمل تھی اس لئے ان کی اہلیہ کے ہر حمل میں دو جڑواں بچے پیدا ہوتے تھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی، ان دونوں کے درمیان تو نکاح حرام تھا ؛ لیکن ایک حمل میں پیدا ہونے والے لڑکے کا نکاح دوسرے حمل سے پیدا ہونے والی لڑکی سے ہوسکتا تھا، قابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ بڑی خوبصورت تھی ؛ لیکن جڑواں بہن ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ قابیل کا نکاح جائز نہ تھا، اس کے باوجود اس کا اصرار تھا کہ اسی سے نکاح کرے، ہابیل کے لئے وہ لڑکی حرام نہ تھی اس لئے وہ اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا تھا، جب دنوں کا یہ اختلاف بڑھا تو فیصلہ اس طرح قرار پایا کہ دونوں کچھ قربانی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں جس کی قربانی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی اس کا دعوی برحق سمجھا جائے گا ؛ چنانچہ دونوں نے قربانی پیش کی، روایات میں ہے کہ ہابیل نے ایک دنبہ قربان کیا اور قابیل نے کچھ زرعی پیداوار پیش کی، اس وقت قربانی کے قبول ہونے کی علامت یہ تھی کہ آسمان سے ایک آگ آکر قربانی کو کھاجاتی تھی، ہابیل کی قربانی کو آگ نے کھالیا اور اس طرح اس کی قربانی واضح طور پر قبول ہوگئی اور قابیل کی قربانی وہیں پڑی رہ گئی، جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ قبول نہیں ہوئی، اس پر بجائے اس کے کہ قابیل حق کو قبول کرلیتا حسد میں مبتلا ہو کر اپنے بھائی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہوگیا۔

آسان ترجمہ قرآن از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 28

لَئِنۡۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیۡ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیۡكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیۡنَ

لَئِنْ بَسَطْتَّ : البتہ اگر تو بڑھائے گا اِلَيَّ : میری طرف يَدَكَ : اپنا ہاتھ لِتَقْتُلَنِيْ : کہ مجھے قتل کرے مَآ اَنَا : میں نہیں بِبَاسِطٍ : بڑھانے والا يَّدِيَ : اپنا ہاتھ اِلَيْكَ : تیری طرف لِاَقْتُلَكَ : کہ تجھے قتل کروں اِنِّىْٓ : بیشک میں اَخَافُ : ڈرتا ہوں اللّٰهَ : اللہ رَبَّ : پروردگار الْعٰلَمِيْنَ : سارے جہان

اگر تم نے مجھے قتل کرنے کو اپنا ہاتھ بڑھایا تب بھی میں تمہیں قتل کرنے کو اپنا ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 29

اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ تَبُوۡٓءَاۡ بِاِثۡمِیۡ وَاِثۡمِكَ فَتَكُوۡنَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیۡنَ ۚ

اِنِّىْٓ : بیشک اُرِيْدُ : چاہتا ہوں اَنْ تَبُوْٓاَ : کہ تو حاصل کرے بِاِثْمِيْ : میرا گناہ وَاِثْمِكَ : اور اپنا گناہ فَتَكُوْنَ : پھر تو ہوجائے مِنْ : سے اَصْحٰبِ النَّارِ : جہنم والے وَذٰلِكَ : اور یہ جَزٰۗؤُا : سزا الظّٰلِمِيْنَ : ظالم (جمع)

میں تو یہ چاہتا ہوں کہ انجام کار تم اپنے اور میرے دونوں کے گناہ میں پکڑے جاؤ، (23) اور دوزخیوں میں شامل ہو۔ اور یہی ظالموں کی سزا ہے۔

23: اگرچہ اپنے دفاع کا اگر کوئی اور راستہ نہ ہو تو حملہ آور کو قتل کرنا جائز ہے، لیکن ہابیل نے احتیاط پر عمل کرتے ہوئے اپنا یہ حق استعمال کرنے سے گریز کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ میں اپنے بچاؤ کا ہر طریقہ اختیار کروں گا، مگر تمہیں قتل کرنے کا اقدام نہیں کروں گا، ساتھ ہی اسے یہ جتلادیا کہ اگر تم نے قتل کا ارتکاب کیا تو مظلوم ہونے کی بنا پر میرے گناہوں کی تو معافی کی امید ہے مگر تم پر نہ صرف اپنے گناہوں کا بوجھ ہوگا بلکہ میرے قتل کرنے کی وجہ سے کچھ میرے گناہ بھی تم پر لد جائیں تو بعید نہیں کیونکہ آخرت میں مظلوم کا حق ظالم سے دلوانے کا ایک طریقہ احادیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں اور نیکیاں کافی نہ ہوں تو مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈال دیئے جائیں۔

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 30

فَطَوَّعَتۡ لَهٗ نَفۡسُهٗ قَتۡلَ اَخِيۡهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصۡبَحَ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ

فَطَوَّعَتۡ : پھر راضی کیا لَهٗ : اس کو نَفۡسُهٗ : اس کا نفس قَتۡلَ : قتل اَخِيۡهِ : اپنے بھائی فَقَتَلَهٗ : سو اس نے اس کو قتل کردیا فَاَصۡبَحَ : تو ہوگیا وہ مِنَ : سے الۡخٰسِرِيۡنَ : نقصان اٹھانے والے

آخر کار اس کے نفس نے اس کو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کرلیا، چنانچہ اس نے اپنے بھائی کو قتل کر ڈالا، اور نامرادوں میں شامل ہوگیا۔

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 31

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبۡحَثُ فِى الۡاَرۡضِ لِيُرِيَهٗ كَيۡفَ يُوَارِىۡ سَوۡءَةَ اَخِيۡهِ‌ ؕ قَالَ يٰوَيۡلَتٰٓى اَعَجَزۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِثۡلَ هٰذَا الۡغُرَابِ فَاُوَارِىَ سَوۡءَةَ

اَخِىۡ‌ ۚ فَاَصۡبَحَ مِنَ النّٰدِمِيۡنَ

فَبَعَثَ : پھر بھیجا اللّٰهُ : اللہ غُرَابًا : ایک کوا يَّبۡحَثُ : کریدتا تھا فِي الۡاَرۡضِ : زمین میں لِيُرِيَهٗ : تاکہ اسے دکھائے كَيۡفَ : کیسے يُوَارِيۡ : وہ چھپائے سَوۡءَةَ : لاش اَخِيۡهِ : اپنا بھائی قَالَ : اس نے کہا يٰوَيۡلَتٰٓى : ہائے افسوس مجھ پر اَعَجَزۡتُ : مجھ سے نہ ہوسکا اَنۡ اَكُوۡنَ : کہ میں ہوجاؤں مِثۡلَ : جیسا هٰذَا : اس۔ یہ الۡغُرَابِ : کوا فَاُوَارِيَ : پھر چھپاؤں سَوۡءَةَ : لاش اَخِيۡ : اپنا بھائی فَاَصۡبَحَ : پس وہ ہوگیا مِنَ : سے النّٰدِمِيۡنَ : نادم ہونے والے

پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کھودنے لگا تاکہ اسے دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے (24) (یہ دیکھ کر) وہ بولا۔ ہائے افسوس ! کیا میں اس کوے جیسا بھی نہ ہوسکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا۔ اس طرح بعد میں وہ بڑا شرمندہ ہوا۔

24: یہ چونکہ کسی کے مرنے کا پہلا واقعہ تھا جو قابیل نے دیکھا اس لئے اسے مردوں کو دفن کرنے کا طریقہ معلوم نہیں تھا، اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کھود کر کسی مردہ کو دفن کررہا تھا، اسے دیکھ کر قابیل کو نہ صرف دفن کرنے کا طریقہ معلوم ہوا ؛ بلکہ پشیمانی بھی ہوئی۔

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 32

مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبۡنَا عَلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اَنَّهٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِى الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ وَمَنۡ اَحۡيَاهَا
فَكَاَنَّمَاۤ اَحۡيَا النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا بِالۡبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ فِى الۡاَرۡضِ لَمُسۡرِفُوۡنَ

مِنْ : سے اَجْلِ : وجہ ذٰلِكَ : اس كَتَبْنَا : ہم نے لکھدیا عَلٰي : پر بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ : بنی اسرائیل اَنَّهٗ : کہ جو۔ جس مَنْ قَتَلَ : کوئی قتل کرے نَفْسًا : کوئی جان بِغَيْرِ نَفْسٍ : کسی جان کے بغیر اَوْ فَسَادٍ : یا فساد کرنا فِي الْاَرْضِ : زمین (ملک) میں فَكَاَنَّمَا : تو گویا قَتَلَ : اس نے قتل کیا النَّاسَ : لوگ جَمِيْعًا : تمام وَمَنْ : اور جو۔ جس اَحْيَاهَا : اس کو زندہ رکھا فَكَاَنَّمَآ : تو گویا اَحْيَا : اس نے زندہ رکھا النَّاسَ : لوگ جَمِيْعًا : تمام وَ : اور لَقَدْ جَآءَتْهُمْ : ان کے پاس آچکے رُسُلُنَا : ہمارے رسول بِالْبَيِّنٰتِ : روشن دلائل کے ساتھ ثُمَّ : پھر اِنَّ : بیشک كَثِيْرًا : اکثر مِّنْهُمْ : ان میں سے بَعْدَ ذٰلِكَ : اس کے بعد فِي الْاَرْضِ : زمین (ملک) میں لَمُسْرِفُوْنَ : حد سے بڑھنے والے

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کو یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جو کوئی کسی کو قتل کرے، جبکہ یہ قتل نہ کسی اور جان کا بدلہ لینے کے لیے ہو اور نہ کسی کے زمین میں فساد پھیلانے کی وجہ سے ہو، تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کو قتل کردیا (25) اور جو شخص کسی کی جان بچالے تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کی جان بچالی۔ اور واقعہ یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر ان کے پاس کھلی کھلی ہدایات لے کر آئے، مگر اس کے بعد بھی ان میں سے بہت سے لوگ زمین میں زیادتیاں ہی کرتے رہے ہیں۔

25: مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کے خلاف قتل کا یہ جرم پوری انسانیت کے خلاف جرم ہے کیونکہ کوئی شخص قتل ناحق کا ارتکاب اسی وقت کرتا ہے جب اس کے دل سے انسان کی حرمت کا احساس مٹ جائے، ایسی صورت میں اگر اس کے مفاد یا سرشت کا تقاضا ہوگا تو وہ کسی اور کو بھی قتل کرنے سے دریغ نہیں کرے گا، اور اس طرح پوری انسانیت اس کی مجرمانہ ذہنیت کی زد میں رہے گی، نیز جب اس ذہنیت کا چلن عام ہوجائے تو تمام انسان غیر محفوظ ہوجاتے ہیں ؛ لہذا قتل ناحق کا ارتکاب چاہے کسی کے خلاف کیا گیا ہو تمام انسانوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ جرم ہم سب کے خلاف کیا گیا ہے

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 27-32

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 27

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿27﴾

اورسنا ان کو حال واقعی آدم کے دو بیٹوں کا جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز اور مقبول ہوئی ایک کی اور نہ مقبول ہوئی دوسرے کی۔کہا میں تجھ کو مارڈالوں گا وہ بولا اللہ قبول کرتا ہے تو پرہیزگاروں سے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

خلاصہ تفسیر - بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور (اے محمد ﷺ آپ ان اہل کتاب کو (حضرت)) آدمؑ کے دو بیٹوں کا (یعنی ہابیل و قابیل کا) قصہ صحیح طور پر پڑھ کر سنائیے (تاکہ ان کو انتساب بالصلحین کا گھمنڈ جاتا رہے، جس کا نحن ابناء اللہ میں اظہار ہو رہا ہے، اور وہ قصہ اس وقت ہوا تھا) جب کہ دونوں نے (اللہ تعالیٰ کے نام کی) ایک ایک نیاز پیش کی اور ان میں سے ایک کی (یعنی ہابیل کی) تو مقبول ہوگئی اور دوسرے کی (یعنی قابیل کی) مقبول نہ ہوئی (کیونکہ جس معاملہ کے فیصلہ کے لئے یہ نیاز چڑھائی گئی تھی اس میں ہابیل حق پر تھا، اس لئے اس کی نیاز قبول ہوگئی اور قابیل حق پر نہ تھا اس کی قبول نہ ہوئی، ورنہ پھر فیصلہ نہ ہوتا، بلکہ اور خلط و اشتباہ ہوجاتا جب) وہ دوسرا (یعنی قابیل اس میں بھی ہارا تو جھلا کر) کہنے لگا کہ میں تجھ کو ضرور قتل کروں گا، اس ایک نے (یعنی ہابیل نے) جواب دیا (کہ تیرا ہارنا تو تیری ہی ناحق پرستی کی وجہ سے ہے میری کیا خطا، کیونکہ) خدا تعالیٰ متقیوں ہی کا عمل قبول کرتے ہیں

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 28

لَئِنۡۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿28﴾

اگر تو ہاتھ چلاوے گا مجھ پر مارنے کو میں نہ ہاتھ چلاؤں گا تجھ پر مارنے کو میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو پروردگار ہے سب جہان کا

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

خلاصہ تفسیر - بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(میں نے تو تقویٰ اختیار کیا اور خدا کے حکم پر رہا، خدائے تعالیٰ نے میری نیاز قبول کی، تو نے تقویٰ چھوڑ دیا اور خدا کے حکم سے منہ موڑا تیری نیاز قبول نہیں کی، سو اس میں تیری خطا ہے یا میری انصاف کر، لیکن اگر پھر بھی تیرا یہی ارادہ ہے تو تو جان، میں نے تو پختہ قصد کرلیا ہے) اگر تو مجھ پر میرے قتل کرنے کے لئے دست درازی کرے تو تب بھی میں تجھ پر تیرے قتل کرنے کے لئے ہرگز دست درازی کرنے والا نہیں (کیونکہ) میں تو خدائے پروردگار عالم سے ڈرتا ہوں (کہ باوجود یہ کہ تیرے جواز قتل کا بظاہر ایک سبب موجود ہے، یعنی یہ کہ تو مجھ کو قتل کرنا چاہتا ہے، مگر اس وجہ سے کہ یہ جواز اب تک کسی نص جزئی سے مجھ کو محقق نہیں ہوا، اس لئے اس کے ارتکاب کو احتیاط کے خلاف سمجھتا ہوں، اور اس شبہ کی وجہ سے خدا سے ڈرتا ہوں، اور یہ ہمت تجھی کو ہے کہ باوجود یہ کہ میرے جواز قتل کا کوئی امر مقتضی نہیں بلکہ مانع موجود ہے لیکن پھر بھی خدا سے نہیں ڈرتا)

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 29

إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ تَبُوْٓءَا بِإِثْمِيْ وَ إِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ أَصْحٰبِ النَّارِۚ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَۚ ﴿29﴾

میں چاہتا ہوں کہ تو حاصل کرے میرا گناہ اور اپنا گناہ پھر ہوجاوے تو دوزخ والوں میں اور یہی ہے سزا ظالموں کی،

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

خلاصہ تفسیر - بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

میں یوں چاہتا ہوں کہ (مجھ سے کوئی گناہ کا کام نہ ہو گو تو مجھ پر کتنا ہی ظلم کیوں نہ کرے جس سے کہ) تو میرے گناہ اور اپنے گناہ سب اپنے سر رکھ لے، پھر تو دوزخیوں میں شامل ہوجاوے اور یہی سزا ہوتی ہے ظلم کرنے والوں کی

www.rememberallah.org

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 30

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿30﴾

پھراس کو راضی کیااس کے نفس نےخون پر اپنے بھائی کے پھراس کو مارڈالا سوہوگیانقصان اٹھانے والوں میں،

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن)

خلاصہ تفسیر - بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سو (یوں تو پہلے ہی سے قتل کا ارادہ کرچکا تھا یہ جو سنا کہ مدافعت بھی نہ کرے گا، چاہئے تو تھا کہ گداختہ ہوجاتا مگر بےفکر ہو کر اور بھی) اس کے جی نے اس کو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کردیا (پھر) آخر اس کو قتل ہی کر ڈالا جس سے (کمبخت) بڑے نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہوگیا (دنیا میں تو یہ نقصان کہ اپنا قوت بازو اور راحت روح گم کر بیٹھا، اور آخرت میں یہ نقصان کہ سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ اب جب قتل سے فارغ ہوا تو اب حیران ہے کہ لاش کو کیا کروں جس سے یہ راز پوشیدہ رہے کچھ سمجھ میں نہ آیا تو)

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ   آیت نمبر 31

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبۡحَثُ فِى الۡاَرۡضِ لِيُرِيَهٗ كَيۡفَ يُوَارِىۡ سَوۡءَةَ اَخِيۡهِ‌ؕ قَالَ يٰوَيۡلَتٰۤى اَعَجَزۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِثۡلَ هٰذَا الۡغُرَابِ
فَاُوَارِىَ سَوۡءَةَ اَخِىۡ‌ۚ فَاَصۡبَحَ مِنَ النّٰدِمِيۡنَ‌ۚ ﴿31﴾

پھر بھیجا اللہ تعالٰی نے ایک کوّا جو کریدتا تھا زمین کو تاکہ اس کو دکھلاوے کس طرح چھپاتا ہے لاش اپنے بھائی کی بولا اے افسوس مجھ سے اتنا نہ ہوسکا کہ ہوں برابر اس کوّے کی کہ میں چھپاؤں لاش اپنے بھائی کی پھر لگا پچھتانے،

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

خلاصہ تفسیر - بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پھر (آخر) اللہ تعالیٰ نے ایک کوّا بھیجا کہ وہ (وہاں) (چونچ اور پنجوں سے) زمین کو کھودتا تھا (اور کھود کر ایک دوسرے کوّے کو کہ وہ مرا ہوا تھا اس گڑھے میں دھکیل کر اس پر مٹی ڈالتا تھا) تاکہ وہ (کوا) اس (قابیل) کو تعلیم کردے کہ اپنے بھائی (ہابیل) کی لاش کو کس طریقہ سے چھپاوے (قابیل یہ واقعہ دیکھ کر اپنے جی میں بڑا ذلیل ہوا کہ مجھ کو کوّے کے برابر بھی فہم نہیں، اور غایت حسرت سے) کہنے لگا کہ افسوس میری حالت پر کیا میں اس سے بھی گیا گزرا کہ اس کوّے ہی کے برابر ہوتا اور اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا (سو اس بدحالی پر) بڑا شرمندہ ہوا،

www.rememberallah.org

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 32

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا وَ مَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿32﴾

اسی سبب سے، لکھا ہم نے بنی اسرائیل پر کہ جو کوئی قتل کرے ایک جان کو بلا عوض جان کے یا بغیر فساد کرنے کے ملک میں تو گویا قتل کر ڈالا اس نے سب لوگوں کو اور جس نے زندہ رکھا ایک جان کو تو گویا زندہ کر دیا سب لوگوں کو اور لا چکے ہیں ان کے پاس رسول ہمارے کھلے ہوئے حکم پھر بہت لوگ ان میں سے اس پر بھی ملک میں دست درازی کرتے ہیں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

خلاصہ تفسیر - بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اسی (واقعہ کی) وجہ سے (جس سے قتل ناحق کے مفاسد ثابت ہوتے ہیں) ہم نے (تمام مکلّفین پر عموماً اور) بنی اسرائیل پر (خصوصاً) یہ (حکم) لکھ دیا (یعنی مقرر کردیا) کہ (قتل ناحق اتنا بڑا گناہ ہے کہ) جو شخص کسی شخص کو بلامعاوضہ دوسرے شخص کے (جو ناحق مقتول ہوا ہو) یا بدون کسی (شر) فساد کے جو زمین میں اس سے پھیلا ہو (خواہ مخواہ) قتل کر ڈالے تو اس کو (بعض اعتبار سے ایسا گناہ ہوگا کہ) گویا اس نے تمام آدمیوں کو قتل کر ڈالا، (وہ بعض اعتبار یہ ہے کہ اس گناہ پر جرأت کی، خدائے تعالیٰ کی نافرمانی کی، خدائے تعالیٰ اس سے ناراض ہوئے دنیا میں مستحق قصاص ہوا، آخرت میں مستحق دوزخ ہوا، یہ امور ایک کے اور ہزار کے قتل کرنے میں مشترک ہیں، گوشدت و اشدّیت کا تفاوت ہو، اور یہ دو قیدیں اس لئے لگائیں کہ قصاص میں قتل کرنا جائز ہے، اسی طرح دوسرے اسباب جواز قتل سے بھی جس میں قطع طریق جو آگے مذکور ہے، اور کفر حربی جس کا ذکر احکام جہاد میں آچکا ہے سب داخل ہیں، قتل کرنا جائز بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے) اور (یہ بھی لکھ دیا تھا کہ جیسا ناحق قتل کرنا گناہ عظیم ہے، اسی طرح کسی کو قتل غیر واجب سے بچا لینا اس میں ثواب بھی ایسا ہی عظیم ہے کہ) جو شخص کسی شخص کو بچا لے تو (اس کو ایسا ثواب ملے گا کہ) گویا اس نے تمام آدمیوں کو بچا لیا، (غیر واجب کی قید اس لئے لگائی کہ جس شخص کا قتل شرعاً واجب ہو اس کی امداد یا سفارش حرام ہے، اور اس مضمون احیاء کے لکھنے سے بھی تشدید قتل کی ظاہر ہوگئی کہ جب احیاء ایسا محمود ہے تو ضرور قتل مذموم ہوگا، اس لئے اس کا ترتب و تسبّب بھی بواسطہ عطف کے (آیت) من اجل ذلک۔ پر صحیح ہوگیا) اور بنی اسرائیل کے پاس (اس مضمون کے لکھ دینے کے بعد) ہمارے بہت سے پیغمبر بھی دلائل واضح (نبوت کے) لے کر آئے (اور وقتاً فوقتاً اس مضمون کی تاکید کرتے رہے) مگر پھر اس (تاکید و اہتمام) کے بعد بھی بہتیرے ان میں سے دنیا میں زیادتی کرنے والے ہی رہے (اور ان پر کچھ اثر نہ ہوا حتیٰ کہ بعض نے خود ان انبیاء ہی کو قتل کردیا)۔

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 27-32

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آیت نمبر 27

www.rememberallah.org

وَ اتْلُ عَلَیۡهِمۡ نَبَاَ ابۡنَیۡ اٰدَمَ بِالۡحَقِّ ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ اَحَدِهِمَا وَ لَمۡ یُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقۡتُلَنَّکَ ؕ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿27﴾

اورسناان کوحال واقعی آدم کے دوبیٹوں کاجب نیاز کی دونوں نے کچھ نیازاور مقبول ہوئی ایک کی اورنہ مقبول ہوئی دوسرے کی۔کہا میں تجھ کومارڈالوں گا وہ بولااللہ قبول کرتا ہے توپرہیزگاروں سے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 110 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قصہ ہابیل و قابیل

ان آیات میں حق تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ آپ ﷺ اہل کتاب کو یا پوری امت کو حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں کا قصہ صحیح صحیح سنا دیجئے۔ قرآن مجید پر نظر کرنے والے جانتے ہیں کہ قرآن کریم کوئی قصہ کہانی یا تاریخ کی کتاب نہیں جس کا مقصد کسی واقعہ کو اول سے آخر تک بیان کرنا ہو، لیکن واقعات ماضیہ اور گزشتہ اقوام کی سرگزشت اپنے دامن میں بہت سی عبرتیں اور نصیحتیں رکھتی ہے، وہی تاریخ کی اصلی روح ہے، اور ان میں بہت سے حالات و واقعات ایسے بھی ہوتے ہیں، جن پر مختلف احکام شرعیہ کی بنیاد ہوتی ہے، انہی فوائد کے پیش نظر قرآن کریم کا اسلوب ہر جگہ یہ ہے کہ موقع بہ موقع کوئی واقعہ بیان کرتا ہے، اور اکثر پورا واقعہ بھی ایک جگہ بیان نہیں کرتا، بلکہ اس کے جتنے حصہ سے اس جگہ کوئی مقصد متعلق ہوتا ہے اس کا وہی ٹکڑا یہاں بیان کردیا جاتا ہے۔

حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں کا یہ قصہ بھی اسی اسلوب حکیم پر نقل کیا جا رہا ہے، اس میں موجودہ اور آئندہ نسلوں کے لئے بہت سی عبرتیں اور مواعظ ہیں، اور اس کے ضمن میں بہت سے احکام شرعیہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

وَ اتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ ابۡنَیۡ اٰدَمَ بِالۡحَقِّ ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ اَحَدِہِمَا وَ لَمۡ یُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقۡتُلَنَّکَ ؕ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿27﴾

اور سنا ان کو حال واقعی آدم کے دو بیٹوں کا جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز اور مقبول ہوئی ایک کی اور نہ مقبول ہوئی دوسرے کی۔ کہا میں تجھ کو مار ڈالوں گا وہ بولا اللہ قبول کرتا ہے تو پرہیزگاروں سے

(اردو ترجمہ: ترجمانِ القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 110-111 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اب پہلے الفاظ قرآن کی تشریح اور اس کے تحت میں اصل قصہ دیکھئے، اس کے بعد اس کے متعقہ احکام و مسائل کا بیان ہوگا۔

اس سے پہلی آیات میں بنی اسرائیل کو حکم جہاد اور اس میں ان کی کم ہمتی اور بزدلی کا ذکر تھا، اس قصہ میں اس کے بالمقابل قتل ناحق کی برائی اور اس کی تباہ کاری کا بیان کرکے قوم کو اس اعتدال پر لانا مقصود ہے کہ جس طرح حق کی حمایت اور باطل کو مٹانے میں قتل و قتال سے دم چرانا غلطی ہے، اسی طرح ناحق قتل و قتال پر اقدام دین و دنیا کی تباہی ہے۔

پہلی آیت میں ابن آدم (کا لفظ مذکور ہے، یوں تو ہر انسان، آدمی اور آدم کی اولاد ہے، ہر ایک کو ابن آدم کہا جاسکتا ہے، لیکن جمہور علماء تفسیر کے نزدیک اس جگہ ابن آدم سے حضرت آدمؑ کے دو صلبی اور حقیقی بیٹے مراد ہیں، یعنی ہابیل و قابیل، ان دونوں کا قصہ بیان کرنے کے لئے ارشاد ہوا۔

وَ اتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ ابۡنَیۡ اٰدَمَ بِالۡحَقِّ ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ اَحَدِہِمَا وَ لَمۡ یُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقۡتُلَنَّکَ ؕ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿27﴾

اور سنا ان کو حال واقعی آدم کے دو بیٹوں کا جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز اور مقبول ہوئی ایک کی اور نہ مقبول ہوئی دوسرے کی۔ کہا میں تجھ کو مار ڈالوں گا وہ بولا اللہ قبول کرتا ہے تو پرہیزگاروں سے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف و مسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 111 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخی روایات کی نقل میں احتیاط اور سچائی واجب ہے

وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ ابۡنَيۡ اٰدَمَ بِالۡحَقِّ۔ یعنی ان لوگوں کو آدمؑ کے دو بیٹوں کا قصہ صحیح صحیح واقعہ کے مطابق سنا دیجئے۔ اس میں بالحق کے لفظ سے تاریخی روایات کی نقل میں ایک اہم اصول کی تلقین فرمائی گئی ہے کہ تاریخی روایات کی نقل میں بڑی احتیاط لازم ہے، جس میں نہ کوئی جھوٹ ہو نہ کوئی تلبیس اور دھوکہ اور نہ اصل واقعہ میں کسی قسم کی تبدیلی یا کمی زیادتی (ابن کثیر)۔

قرآن کریم نے صرف اسی جگہ نہیں بلکہ دوسرے مواقع میں بھی اس اصول پر قائم رہنے کی ہدایات دی ہیں، ایک جگہ ارشاد ہے (آیت) ان ھذا لھو القصص الحق۔ ، دوسری جگہ ارشاد ہے (آیت) نحن نقص علیک نباھم بالحق۔ ، تیسری جگہ ارشاد ہے (آیت) ذلک عیسیٰ ابن مریم قول الحق۔ ان تمام مواقع میں تاریخی واقعات کے ساتھ لفظ حق لاکر اس بات کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے کہ نقل واقعات میں حق و صدق کی رعایت لازمی ہے، روایات و حکایات کی بناء پر جس قدر مفاسد دنیا میں ہوتے ہیں ان سب کی بنیاد عام طور پر نقل واقعات میں بےاحتیاطی ہوتی ہے، ذرا سا لفظ اور عنوان بدل دینے سے واقعہ کی حقیقت مسخ ہوجاتی ہے، پچھلی اقوام کے مذاہب و شرائع اسی بےاحتیاطی کی راہ سے ضائع ہوگئے، اور ان کی مذہبی کتابیں چند بےسند و بےتحقیق کہانیوں کا مجموعہ بن کر رہ گئیں، اس جگہ ایک لفظ بالحق کا اضافہ کرکے اس اہم مقصد کی طرف اشارہ فرما دیا گیا۔

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿27﴾

اور سنا ان کو حال واقعی آدم کے دو بیٹوں کا جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز اور مقبول ہوئی ایک کی اور نہ مقبول ہوئی دوسرے کی۔ کہا میں تجھ کو مار ڈالوں گا وہ بولا اللہ قبول کرتا ہے تو پرہیزگاروں سے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 112-111 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اس کے علاوہ اسی لفظ میں قرآن کریم کے مخاطبین کو اس طرف بھی رہنمائی کرنا ہے کہ رسول کریم ﷺ جو امی محض ہیں، اور ہزاروں سال پہلے کے واقعات بالکل سچے اور صحیح بیان فرما رہے ہیں تو اس کا سبب بجز وحی الہٰی اور نبوت کے کیا ہوسکتا ہے۔

اس تمہید کے بعد ان دونوں بیٹوں کا واقعہ قرآن کریم نے یہ بیان فرمایا اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ، یعنی ان دونوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی اپنی قربانی پیش کی، مگر ایک کی قربانی قبول ہوگئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔

لفظ قربان، عربی لغت کے اعتبار سے اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کو کسی کے قرب کا ذریعہ بنایا جائے، اور اصطلاح شرع میں اس ذبیحہ وغیرہ کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا تقرّب حاصل کرنے کے لئے کیا جائے۔

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿27﴾

اور سنا ان کو حال واقعی آدم کے دو بیٹوں کا جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز اور مقبول ہوئی ایک کی اور نہ مقبول ہوئی دوسرے کی۔ کہا میں تجھ کو مار ڈالوں گا وہ بولا اللہ قبول کرتا ہے تو پرہیزگاروں سے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 112 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اس قربانی کے پیش کرنے کا واقعہ جو صحیح اور قوی سندوں کے ساتھ منقول ہے اور ابن کثیر نے اس علماء سلف و خلف کا متفقہ قول قرار دیا ہے یہ ہے کہ جب حضرت آدم اور حواء (علیہما السلام) دنیا میں آئے اور توالد و تناسل کا سلسلہ شروع ہوا تو ہر ایک حمل سے ان کے دو بچے توام پیدا ہوئے، ایک لڑکا اور دوسری لڑکی، اس وقت جبکہ آدمؑ کی اولاد میں بجز بہن بھائیوں کے کوئی اور نہ تھا، اور بھائی بہن کا آپس میں نکاح نہیں ہوسکتا تو اللہ جل شانہ نے اس وقت کی ضرورت کے لحاظ سے شریعت آدمؑ میں یہ خصوصی حکم جاری فرما دیا تھا کہ ایک حمل سے جو لڑکا اور لڑکی پیدا ہو وہ تو آپس میں حقیقی بہن بھائی سمجھے جائیں، اور ان کے درمیان نکاح حرام قرار پائے، لیکن دوسرے حمل سے پیدا ہونے والے لڑکے کے لئے پہلے حمل سے پیدا ہونے والی لڑکی حقیقی بہن کے حکم میں نہیں ہوگی، بلکہ ان کے درمیان رشتہ ازدواج و مناکحت جائز ہوگا۔

وَ اتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ ابۡنَیۡ اٰدَمَ بِالۡحَقِّ ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ اَحَدِہِمَا وَ لَمۡ یُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقۡتُلَنَّکَ ؕ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿27﴾

اور سنا ان کو حال واقعی آدم کے دو بیٹوں کا جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز اور مقبول ہوئی ایک کی اور نہ مقبول ہوئی دوسرے کی۔ کہا میں تجھ کو مار ڈالوں گا وہ بولا اللہ قبول کرتا ہے تو پرہیز گاروں سے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 112-113 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

لیکن ہوا یہ کہ پہلے لڑکے قابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ حسین و جمیل تھی اور دوسرے لڑکے ہابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی بدشکل تھی، جب نکاح کا وقت آیا تو حسب ضابطہ ہابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی بدشکل لڑکی قابیل کے حصہ میں آئی اس پر قابیل ناراض ہو کر ہابیل کا دشمن ہوگیا، اور اصرار کرنے لگا کہ میرے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی ہے وہی میرے نکاح میں دی جائے، آدمؑ کو یقین تھا کہ قربانی اسی کی قبول ہوگی جس کا حق ہے، یعنی ہابیل کی۔

اس زمانہ میں قربانی قبول ہونے کی ایک واضح اور کھلی ہوئی علامت یہ تھی کہ آسمان سے ایک آگ آتی اور قربانی کو کھا جاتی تھی، اور جس قربانی کو آگ نہ کھائے تو یہ علامت اس کے نامقبول ہونے کی ہوتی تھی۔

اب صورت یہ پیش آئی کہ ہابیل کے پاس بھیڑ بکریاں تھیں، اس نے ایک عمدہ دنبہ کی قربانی کی، قابیل کاشتکار آدمی تھا، اس نے کچھ غلہ، گندم وغیرہ قربانی کے لئے پیش کیا، اور ہوا یہ کہ حسب دستور آسمان سے آگ آئی، ہابیل کی قربانی کو کھا گئی، اور قابیل کی قربانی جوں کی توں پڑی رہ گئی، اس پر قابیل کو اپنی ناکامی کے ساتھ رسوائی کا غم و غصہ اور بڑھ گیا، تو اس سے رہا نہ گیا، اور کھلے طور پر اپنے بھائی سے کہہ دیا لَاَقۡتُلَنَّکَ یعنی میں تجھے قتل کر ڈالوں گا۔

وَ اتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ ابۡنَیۡ اٰدَمَ بِالۡحَقِّ ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ اَحَدِہِمَا وَ لَمۡ یُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقۡتُلَنَّکَ ؕ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿27﴾

اور سنا ان کو حال واقعی آدم کے دو بیٹوں کا جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز اور مقبول ہوئی ایک کی اور نہ مقبول ہوئی دوسرے کی۔ کہا میں تجھ کو مار ڈالوں گا وہ بولا اللہ قبول کرتا ہے تو پرہیزگاروں سے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 113 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہابیل نے اس وقت بھی غصہ کی بات کا جواب غصہ کے ساتھ دینے کے بجائے ایک ٹھنڈی اور اصولی بات کہی، جس میں اس کی ہمدردی و خیر خواہی بھی تھی کہ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ "یعنی اللہ تعالیٰ کا دستور یہی ہے کہ متقی پرہیزگار کا عمل قبول فرمایا کرتے ہیں"۔ اگر تم تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرتے تو تمہاری قربانی بھی قبول ہوتی، تم نے ایسا نہیں کیا تو قربانی قبول نہ ہوئی، اس میں میرا کیا قصور ہے ؟

اس کلام میں حاسد کا علاج بھی ذکر کردیا گیا ہے، کہ حاسد کو جب یہ نظر آئے کہ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے کوئی خاص نعمت عطا فرمائی ہے جو اس کو حاصل نہیں تو اس کو چاہیے کہ اپنی محرومی کو اپنی عملی کوتاہی اور گناہوں کے سبب سے سمجھ کر ان سے تائب ہونے کی فکر کرے، نہ یہ کہ دوسرے سے اس نعمت کے زوال کی فکر میں پڑجائے، کیونکہ یہ اس کے فائدہ کے بجائے ضرر کا سبب ہے، کیونکہ مقبولیت عند اللہ کا مدار تقویٰ پر ہے (مظہری)۔

وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ لَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿27﴾

اور سنا ان کو حال واقعی آدم کے دو بیٹوں کا جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز اور مقبول ہوئی ایک کی اور نہ مقبول ہوئی دوسرے کی۔ کہا میں تجھ کو مار ڈالوں گا وہ بولا اللہ قبول کرتا ہے تو پرہیز گاروں سے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف و مسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 113 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قبولیت عمل کا مدار اخلاص و تقویٰ پر ہے

یہاں ہابیل و قابیل کی باہمی گفتگو میں ایک ایسا جملہ آگیا جو ایک اہم اصول کی حیثیت رکھتا ہے، کہ اعمال و عبادات کی قبولیت تقویٰ اور خوف خدا پر موقوف ہے، جس میں تقویٰ نہیں اس کا عمل مقبول نہیں، اسی وجہ سے علمائے سلف نے فرمایا ہے کہ یہ آیت عبادت گزاروں اور عمل کرنے والوں کے لئے بڑا تازیانہ ہے، یہی وجہ تھی کہ حضرت عامر بن عبداللہ اپنی وفات کے وقت رو رہے تھے، لوگوں نے عرض کیا کہ آپ تو عمر بھر اعمال صالحہ اور عبادات میں مشغول رہے، پھر رونے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا تم یہ کہتے ہو، اور میرے کانوں میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گونج رہا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ، مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میری کوئی عبادت قبول بھی ہوگی یا نہیں۔

وَ اتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ ابۡنَیۡ اٰدَمَ بِالۡحَقِّ ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ اَحَدِہِمَا وَ لَمۡ یُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقۡتُلَنَّکَ ؕ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿27﴾

اور سنا ان کو حال واقعی آدم کے دو بیٹوں کا جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز اور مقبول ہوئی ایک کی اور نہ مقبول ہوئی دوسرے کی۔ کہا میں تجھ کو مار ڈالوں گا وہ بولا اللہ قبول کرتا ہے تو پرہیزگاروں سے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 113-114 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ اگر مجھے یہ یقین ہوجائے کہ میرا کوئی عمل اللہ تعالیٰ نے قبول فرما لیا تو یہ وہ نعمت ہے کہ ساری زمین سونا بن کر اپنے قبضہ میں آجائے تو بھی اس کے مقابلہ میں کچھ نہ سمجھوں۔

اسی طرح حضرت ابو الدرداءؓ نے فرمایا کہ اگر یہ بات یقینی طور پر طے ہوجائے کہ میری ایک نماز اللہ تعالیٰ کے نزدیک قبول ہوگئی تو میرے لئے وہ ساری دنیا اور اس کی نعمتوں سے زیادہ ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو خط میں یہ نصائح لکھیں کہ "میں تجھے تقویٰ کی تاکید کرتا ہوں جس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا، اور اہل تقویٰ کے سوا کسی پر رحم نہیں کیا جاتا، اور اس کے بغیر کسی چیز پر ثواب نہیں ملتا، اس بات کا وعظ کہنے والے تو بہت ہیں مگر عمل کرنے والے بہت کم ہیں"۔

اور حضرت علی مرتضیٰؓ نے فرمایا کہ تقویٰ کے ساتھ کوئی چھوٹا سا عمل بھی چھوٹا نہیں ہے، اور جو عمل مقبول ہوجائے وہ چھوٹا کیسے کہا جاسکتا ہے۔ (ابن کثیر)

بحمد اللہ

سورۃ المائدہ

آیت نمبر 27-32

کا ترجمہ مع تفسیر مکمل ہوا

Hannanah Center
An Online Center for
Traditional Islamic Learning
and Spiritual Guidance

www.rememberallah.org